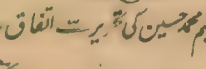

نمبر ششم جلد سیزدہم

۲۰۱

يهبطون الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى عليه السلام واصحابه الحديث (صحيح مسلم صـ)

سری (کھانے کے لئے) سو دینار سے اونکو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسےٰ اور آپکے ساتھ والے خدا کی جناب مین رغبت (دعا) کرینگے تو خدا یاجوج ماجوج کی گردنون مین پھوڑا پیدا کردیگا پھر وہ سب کے سب ایسے مرجائین گے جیسے ایک جان مرتی ہے پھر خدا کے نبی عیسےٰ پہاڑ سے اوترآئین گے اور اپنے ساتھ والون کو بلائین گے توزمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائین گے جو اون کی نعشون اور بدبوؤن سے بھری نہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اونکے ساتھ والے خدا سے دعا مانگینگے۔ یہ الفاظ بھی صاف شاہد وناطق ہین کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث مین ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسے یا مثالی مسیح۔

اور سنن ابو داؤد مین بصفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اوسمین

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس بيني وبينه (يعنے عيسى عليه السلام) نبي وانه نازل۔
(ابو داؤد صـ ۲۳۸)

بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اوسکے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ مین اور اسمین (یعنے عیسے علیہ السلام مین) کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ اترنے والے ہین۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث مین اور بہت ہین جنمین گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہین ہے۔ ہان ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دین یا اومین یہ نئی تاویل کرین کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے۔ تو اس سے

ابن ماجہ [illegible] حدیث [illegible] دجال کو قتل کرینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت صلعم اسکی نفی نکرتے اور نفرماتے کہ میرے اور اسکے مابین کوئی نبی نہین۔ کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنیوالے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہین۔

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے مین جو اقوال علماء اسلام ہین اونکی نقل کی اس مقام مین ضرورت نہین ہے وہ تمام لوگون مین معروف و مشہور ہین۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج مین قادیانی اور اوسکے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام مین جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہین انکے وہی معنے مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہین قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہین ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کئے جائین جو نہ صحابہ کے خیال مین آئے ہون نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ مین آتے ہون اور نہ قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنے یہ ہین کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوئے اور قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون مگر لوگون کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہون اون کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے

اسپر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونون کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اوسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس مین احداث نپایا جاوے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہین ہو سکتی یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔ تجدید احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم

اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الہامات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجرد ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اوسکے **اتباع** نے جو آنیوالے **مسیح** کی بعض ایسی **صفات** بیان کی ہین جو انکے زعم مین حضرت مسیح علیہ السلام مین نہین پائی جاتین صرف قادیانی مین پائی جاتی ہین انکے بیان مین اونہون نے کذب وتدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے آنیوالے مسیح کی نسبت یہ کہین بیان نہوا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ بعض لوگ (جنمین قادیانی صاحب ہین) **فارسی الاصل** ہین ایسا ہی کسی حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ آنیوالا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اوسکے حواریون کی سنگھڑت ہے جسکو اونہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک سوال وجواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے۔ جسکا بیان بضمن سوال بصفحہ (۱۳۸) کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو متعدد حدیثون مین آنیوالے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے **بالونکا سیدھا** ہونا اور رنگ کا **گندم گون** ہونا جو انہون نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم مین پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا یہی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری مین بصفحہ ۴۸۹ ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ مین نے (خواب مین) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہین ہان مجاہد کی حدیث مین حضرت ابن عمرؓ سے یہی بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت ؐ نے

وارانی اللیل عند الکعبة فی المنام فاذا
رجل آدم کاحسن ماتری من ادم الرجال
تضرب لمته بین منکبیه رجل الشعر یقطر
راسه ماءً واضعاً یدیه علی منکبی رجلین
وهو یطوف بالبیت فقلت من هذا

فقالوا هذا المسيح بن مريم. صحیح بخاری

حضرت عیسے کو سرخ رنگ وجعد دیکھا اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اوسکے حواریون نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسے یا مسیح بن مریم دو ہین ایک حضرت عیسے بنی اسرائیلی جنکو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنیوالا عیسے یا مسیح بن مریم جسکو گندم رنگ اور سیدھے بالون والا کہا گیا ہی اور وہ آپ (قادیانی) ہین مگر یہ نسوچا کہ یہہ لفظی اختلاف یون رفع ہو سکتا ہے اور علماء اسلام نے دفع کر دیا ہے کہ در حقیقت حضرت عیسے گندم رنگ و سیدھے بال والے تہے ایک روایت مین جو اونکو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اوس سے یہ مراد ہے کہ اونکا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپکی جسم مین تھی نہ بالون مین۔

حافظ ابن حجر نے **فتح الباری** شرح صحیح البخاری مین فرمایا ہے کہ سالم کی روایت

ووقع فی روایة سالم الآتیة فی نعت عیسے انه آدم سبط الشعر وفی الحدیث الذی قبله فی نعت عیسی انه جعد والجعد ضد السبط فیمکن ان یجمع بینهما بانه سبط الشعر ووصفه بالجعودة فی جسمه لا فی شعره والمراد بذلك اجتماعه واکتنازه وهذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونه آدم او احمر والاحمر عند العرب الشدید البیاض مع الحمرة والآدم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانه احمر لونه بسبب کالتعب وهو فی الاصل اسمر وقد وافق ابو هریرة علی ان عیسے احمر الخ

مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث مین آیا ہے کہ وہ جعد تہی جو اوسکی ضد ہے مگر ان دونون روایتون مین یون موافقت ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا بدن جعد یعنے کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپکی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ تہے تو

گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

عبدالرحمن بن آدم کی روایت میں ہے کہ انکے رنگ میں سرخی و سفیدی دونو موجود تھیں۔ کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ حضرت عیسے کو سرخ و گندم رنگ کہنا یوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے جسکو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے کہ وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔ اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسے دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اسکی دوسری نظیر خود آنحضرت صلعم کی نعت و حلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپکو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے چنانچہ بخاری میں صـ۱۳۵ آنحضرت کی نعت میں ابو طالب کا شعر منقول ہے جسمیں آپکو ابیض کہا گیا ہے۔ اور شمائل ترمذی میں ہے کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے

في رواية عبد الرحمن بن آدم عن ابي هريرة في نعت عيسى انه مربوع الى الحمرة والبياض

(فتح الباری ص۳۵ ج ۶)

ويجوز ان يأول ويجمع بينهما بانه ليس احمر صافيا بل هو مائل الى الادمة

(حاشیہ بخاری ص۴۸۹)

لا مانع ان يكون مع كونه خفيف اللحم جسيما بالنسبة لطوله ولو كان غير طويل لاجتمع لحمه وكان جسيما۔

(فتح الباری ص۳۵ ج ۶)

وابيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للارامل
(بخاری ص۱۳۵)

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض كانما صيغ من فضة كان رسول الله صلعم ربعة اسمر اللون (شمائل ترمذی)

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا۔ (شمائل ترمذی ص۲)

لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان رجلا جعدا (شمائل ص۲)

بنائے گئے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے (چنانچہ شمائل ترمذی مین موجود ہے۔ اس اختلاف کو یون ہی متوافق کہا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی چنانچہ اور روایت مین صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالون کو سیدھا بھی کہا گیا ہے چنانچہ شمائل مین ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جسکو یون ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ اون مین کسیقدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہین نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تھے ایک گورے رنگت کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسیقدر شکندار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہین

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہین ہو جاتا جبتک کہ بقیہ صفات مسیح اوسمین نہ ہون گندم گون ہزارون مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہین پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہین ہرگز نہین اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اوسکو دجال سمجھے اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز پاک تثلیث نصف عیسائیت ہے عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (مان) اور ان دونون سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین اب لوگون کو عیسائی بنانے مین صرف

ایک نیچ کی کسر بھی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دین اور ان تینون کو ایک خدا کہدین جیسا کہ عیسائی کہتے ہین۔ یہ بات آپ اسوقت نہین کہتے تو سال آئندہ کہین گے اور لوگون کو پورا عیسائی بنا دینگے۔ آپکا یہ ارادہ نہوتا تو حرف تثلیث آپکی تحریر مین نہ آتا اور نہ اسکو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہی

نحن ابناء الله واحباءه

بیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیون نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندونکو ابن اللہ کہا ہے۔ اور قرآن مین اونکے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اوسکے پیارے ہین۔ نیز اسکی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگون کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اوٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیون نہو) خدا تعالی کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانون مین قائم کرنا چاہتے ہین۔ اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے فکر مین ہین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اور قادیانیکا محدث ہونیکا دعوے کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کھلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہین قرآن مجید کی آیۃ "خاتم النبیین" اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتے اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہو گا جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے گا اور آنحضرت صلعم نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروق کا نبی

نہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے چنانچہ **صحیح بخاری** مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل کی سرداری انبیا کرتے جب کوئی نبی اونمین فوت ہوجاتا تو اوسکا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا صرف خلفا ہونگے۔

عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال كانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء (بخاری صہ ۴۹۱) ۔

ابوداؤد کی حدیث مین آپسے منقول ہے کہ میری امت مین تیس ۳۰ شخص ایسے جھوٹے ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین نبیونکا خاتم ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا ہان میری امت مین ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جنکو اونکا مخالف ضرر نہ پہونچا ئیگا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہین سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبي بعدي مین لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم واستغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا کوئی نہوگا جسپر لفظ نبی بولا جاسکے اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپکے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین آیا ہے

قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم لقد كان فيما كان قبلكم من الامم ناس محدثون فان يك في امتي احد فانه عمرؓ۔ قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم قد كان فيمن قبلكم من بني اسرائیل رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يك في امتي منهم احد فعمر قال ابن عباس من نبي ولا محدث۔ (بخاری صہ ۵۲۱)

کہ تمسے پہلے امتونمین مُحدث ہوتے تھے اس امت مین مُحدث ہے تو وہ عمر فاروقؓ ہے یہ بھی آپسے ان کتابون مین منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہمکلام (مخاطب) ہوتے میری امت مین ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔

ابن عباس کی روایت مین آیہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ مین لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا مُحَدَّثٍ بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم مین لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔ یہ **اقوال** نبوی صاف وصریح **ناطق** ہین کہ پہلی امتون کے محدث باوجودیکہ وہ خدای تعالےٰ یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے **اور خاص** محدث امت محمدیہ حضرت فاروق کا نبی نہونا انکی کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت مین آیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروق ہوتے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نبی نہین تھے اور اس لفظ کا اطلاق اونپر نہین ہوسکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا مین اونکا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جبکہ آیہ قرآن کی عموم واطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم وخصوص دونو سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا شخص نہین جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن وحدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعوی کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے وبناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہین تو کیا ہے۔ **قادیانی** کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپکو محدث قرار دیکر اپنے لئے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپکو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتی بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتی اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے یہی امر اسکے قصیدہ الہامیہ اشعار ذیل سے جو ازالہ کے صفحہ ۱۶۲ وغیرہ مین منقول ہین سمجھ مین آتا ہے۔ ؎

لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب
(ترمذی صہ ۲۳)

علم ست ز آسمان بزمین مے رسانمش ٭ گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم
من می زیم بوحی خدای کہ بامن ست ٭ پیغام اوست چون نفس روح پرورم
من نیستم رسول ونے آوردہ ام کتاب ٭ ہان ملہم استم وز خداوند منذرم

یہ **ابیات** صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں صاحب وحی ہیں مسند ہیں پیغمبر[لہ] ہیں سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اسمیں عموم و خصوص نصوص قرآنیہ و نبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعوی نبوت و تکذیب نصوص قادیانی کے دجال و کذاب ہونے پر بڑی روشن و قوی دلیل ہے۔

ایسے ہی **کاذب** مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **دجال فرمایا ہے** چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے۔ اور **صحیح بخاری و صحیح مسلم** میں ابوہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہ ہوگی جبتک کہ تقریبا تیس دجال کذاب پیدا نہ ہونگے جو دعوی کرینگے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں **صحیح مسلم** میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتیں سنائینگے جنکو تمنے دسنا ہو گا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ آپ ان سے بچتے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کریں اور کسی بلا میں نہ ڈالدیں۔ امام **نووی** نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے کہ ثعلب نے کہا جو جھوٹا

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبًا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله (بخاری صـ۵۰۹ مسلم صـ۳۹۷ جلد۲)

قال رسول الله صلعم يكون في اخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (مسلم صـ۱۰ ج۱)

قال ثعلب كل كذاب فهو دجال وقيل الدجال المموه يقال دجل فلان اذا موه ودجل الحق بباطله اى غطاه۔

(شرح مسلم صـ۱ جلد ۱)

[لہ] ہرچند ان ابیات میں آپنے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر آپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوے ہے۔ اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکہ دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپنے ازالہ کے صـ۶۷۳ میں اپنا رسول مبشر بزبان حضرت مسیح کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسیکی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

۳ مسیح ہو آئینہ بزعم خود قرآن سے ثابت کیا۔ چنانچہ ذیل ہے۔ اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے۔ اور فرمان جعلناک المسیح بن مریم

۴ نے اسکو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللہ علی کل شئ قدیرًا۔ اور اس آخری ایک کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں

[illegible] مسيلمة باليمامة والاسود العنسی ثم خرج في خلافة ابی بكر طليحة بن خويلد في بني اسد بن خزيمة وسجاح التميمية في بني تميم- وقتل الاسود قبل ان يموت النبي صلى الله عليه وسلم وقتل مسيلمة في خلافة ابی بكر وتاب طليحة ومات على الاسلام على الصحيح في خلافة عمر ونقل ان السجاح ايضا تابت واخبار هؤلاء مشهورة عند الاخباريين ثم كان اول من خرج منهم المختار بن ابی عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة ابن الزبير فاظهر محبة اهل البيت، ودعا الناس الى طلب قتلة الحسين فتبعهم فقتل كثيرا ممن باشر ذلك او اعان عليه فاحبه الناس ثم انه زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم ان جبرائيل ياتيه- فروى ابوداود الطيالسی باسناد صحيح عن رفاعة بن شداد قال كنت ابطن شئ بالمختار فدخلت عليه يوما فقال دخلت وقد قام جبرئيل من هذا الكرسی. وروى يعقوب بن سفيان باسناد حسن عن الشعبي ان الاحنف بن قيس اراه كتاب المختار اليه يذكر

پھر وہ [illegible] ہے بعض نے کہا ہے دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھا دے یا حق کو باطل سے ڈھانک دیوے۔"

فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے،

اس حدیث کا صدق آنحضرت صلعم ہی کے آخر زمانہ مین ظاہر ہو چکا ہے یمامہ مین مسیلمہ کذاب ایسا نکلا یمین مین اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکر کی خلافت مین طلیحہ اور سجاح نکلے۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکر مین اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت مین مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ انکی حالات اہل تاریخ جانتے ہین۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا اوسنے ابن زبیر کی شروع خلافت مین کوفہ پر غلبہ پایا سو پہلے تو اوسنے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اوس کی طرف لوگون کو بلایا پھر یہ دعوی کیا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہین چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ مین ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرئیل اوٹھکر گئے ہین۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible]) [illegible]

[illegible]

انه نبي وروى ابوداود. في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اترى المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين ومنهم الحارث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری ص۴۵۴ ج ۶)

یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے اونکو مختار کا ایک خط دکھایا جس مین اوسنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا ابو داود نے سنن مین عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا یہ مختار سنہ ۶۰ھ مین مارا گیا اور منجملہ اونکے حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان مین نکلا اور مارا گیا۔

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدون مین بیٹھکر دعوی کیا کرتا ہے کہ جبریئل میرے سامنے کھڑے* ہین جو کچہ مجھے کہتے ہین مین بھی لوگون کو سناتا ہون اس الزام کے جواب مین شاید قادیانی یا اوس کے حواری یہ دو عذر پیش کرین **اول** یہ کہ ہرچند قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہدیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوی سے محدثیت کا دعوی مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعوی اسمین اسپر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے حق مین لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اسمین الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث مین ان لوگون کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت

---

* جبریئل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ جبریئل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبریئل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبریئل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہین یا شاید اپنے پاس جبریئل کا بذات خود آنا جائز رکھتے ہون گو یہ آپکے اس اصول کے برخلاف ہو کہ جبریئل اپنے ہیڈکوارٹر سے جدا

[illegible]

[illegible] نبوت [illegible] مستقل [illegible] جیسے مسیلمہ [illegible] نبوت [illegible] ختم [illegible] نبوت مستقلہ کا دعوے [illegible] حضرت [illegible] کے ساتھ دعوی نبوت کرتے ہین۔ [illegible] حدیث کے مصداق نہین ہوسکتے اور نہ دجال کذاب کہلانیکے مستحق ہین۔

ان دونو عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہدی ہے کہ جس نبوت کا اسکو دعویٰ ہے اور اسکا دروازہ قیامت تک کُھلا رہے گا۔ اسکا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اسکے اسنے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہین اور اسکی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہین ہوسکتا۔ اسکی عبارت توضیح مرام جو بصدر ۱۱ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہین۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور تذکرہ بالا اسمین پائے جاوین۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ ۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپکے نزدیک محدث کے وہی معنے اور اسکی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنے اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپکے نزدیک صدق و تحقق مین مساوی ہین۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپنے صرف لفظی نبوت کا دعوی نہین کیا اور اسمین صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہین فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف مین

مستحق سمجھتے ہین اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہین ساہ عبارت منقول صفحہ ۱۷۱ مین آپکا مرسل رسول کہنا یا کہلانا انکا موید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جسکے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہین یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ مین وارد ہے اور نہ اور کہین اسکا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہونگے جیسے بنی اسرائیل مین ہوتے تھے جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ایسے ہی نبیون کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ **قادیانی** صاحب ان احادیث کے اطلاق وسیاق مین بلا دلیل تخصیص کرینگے اور نبی غیر مستقل کہلا کر اِن احادیث کے مضمون سے اپنے آپکو مستثنیٰ قرار دینگے تو یہ اونکے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ برین قادیانی کا یہ دعوے **اتباع** آنحضرت صلعم اور عدم استقلال دعوی رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے جب انکا یہ دعوی نبوت تبھی غیر استقلالی آپ کے مریدون مین بلا خلاف مانا گیا تو دعوی نبوت مستقلہ بھی آپ ہی بعید نہین ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع مین آیا تھا چنانچہ فتح الباری کی عبارت مین گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع مین آیگا چنانچہ طبرانی کی روایت مین ہے

> واما الذی یدعیہ فانہ یخرج اولا فیدعی
> الایمان، والصلاح ثم یدعی النبوۃ

[illegible] خرج [illegible]
[illegible] بن [illegible]
عن عبد الله بن معتمر وكان صحبياً
فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال الدجال ليس فيه خفاء يجئ من قبل
المشرق فيدعو الى الدين فيتبع ويظهر
فلا يزال حتى يقدم الكوفة فيظهر الدين
ولعمل به فيتبع ويحث على ذلك ثم
يدعى انه نبي فيفزع من ذلك كل ذي لب
ويفارقه فيمكث بعد ذلك فيقول انا الله فتغشى عينه وتقطع
اذنه ويكتب بين عينيه كافر (فتح الباري)

کہ جب اچھے لوگون کو دین اسلام
[illegible] ہوئیگا جب لوگ اوس کے
اس دعوی کے سبب پیرو ہو جائینگے
اور کوفہ وغیرہ مین اوسکا تسلط اور
تغلب ہو جائیگا تو وہ پھر دعویٰ
نبوت کرے گا جس سے عقلمند
لوگ گبھرا ئینگے اور اوس سے جدا ہونگے۔
پھر وہ دعوے خدائی کرے گا
اوسوقت اوسکی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی
یعنی وہ کانا ہوگا۔ اور اوسکی پیشانی پر
لفظ کافر لکھا جائے گا"

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ ابتو اوسکو دعوی نبوت تبعی ہے پھر دعوے نبوت مستقلہ ہوگا پھر دعوئ الوہیت یہ گمان آپکے حق مین بلا برہان نہین ہے۔ آپکے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہین۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ مین آپنے یہ دعوی کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق مین وارد ہے حضرت مسیح اسکے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہین اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اسکے مصداق ہین اور فرمایا تھا کہ جس غلبہ کاملۂ دین اسلام کا اس پیشین گوئی مین وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائین گے تب آپکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار عالم مین پھیل جائیگا (دیکھو براہین احمدیہ ص۴۹۸ (حاشیہ)) یہہ بات آپ کی مسلمانونمین

بانی گئی تو آپ اب یہہ فرما رہے ہین کہ مسیح گئے گذرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا مین نہین آسکتے اور جو پیشین گوئیان مسیح کے حق مین وارد ہین وہ سب آپکے حق مین ہین اور آپ ہی اونکے مصداق ہین۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوی نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپسے ظہور پاوے تو کونسی تعجب کا محل ہے۔

اس دعوی نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آیندہ مین آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جسکے اب آپ برملا مدعی ہین) آپکے دجال ہونیکے لیئے کافی دلیل ہے۔ **نصوص** مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہین کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعوئ نبوت کرے (محدث ہی کیون نہ کہلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے

اسمین بھی کسیکو **اشتباہ** رہے تو اسکی فہمائش کے لئے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اوسکے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص اونکو ایسی باتین (یعنے دین کے متعلق) سناوے جو اونکے بزرگون سے نہ پہونچی ہوان تو وہ دجال ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ مین ایسی باتین کہتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنے بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب مین بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اوسی قسم سے ہے پھر اوسکے دجال وکذاب ہونے مین کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث **مبشرات** سے استدلال کیا ہے وہ اسکے عقیدہ کا مثبت نہین ہوسکتا بلکہ **اوسکی بےعلمی** ونافہمی پر ایک **روشن** دلیل ہے۔ اس حدیث مین مبشرات یعنی مومنون کے سچے خوابون کو نبوت کا ایک جزء سلہ قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزوی نبوت اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء

سلہ چنانچہ بخاری کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسوان حصہ ہے۔ اور ابن ابی حاتم کی روایت مین ہے کہ نبیون کی خواب وحی ہین یعنے وحی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت صلعم کا یہ فرق کرنا اور مومنون کے ۲
۲ خواب کو جزء نبوت اور نبیونکے خواب کو وحی (یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مومنونکی خواب نبوت نہین ہین۔ بلکہ وہ جزء نبوت ہین۔ قادیانیو سمجھو سمجھ نہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

[illegible] حقیقۃً صدق نہین ہوسکتا اور جزئی

[illegible] صدق حقیقۃً ہے۔ جب جزئی میں [illegible] تحقق ہوتا ہے ایسا ہی نوع

مین جنس [illegible] فصل [illegible] پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر مین جزئی ہی موجود اور

اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اوسکے اجزا ہوتے ہین۔ اور یہ امور جزء مین پائے

نہین جاتے نہ اسمین کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے۔ لہذا

کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہین کہ سکتا مثلاً حقیقت انسان کی

جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہین کہ سکتا اور نہ اوسکو جزئی انسان یا

ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو

سکنجبین نہین کہسکتا اور نہ ان اجزا کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے

قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہین سمجھا اور جزء نبوت کو

نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا

ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے

ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام مین اسکے حق مین لکھ چکا ہے۔ —

ولا ینتہی بحرہ الذی لاساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے۔ اور اب بھی

اوسکو بے علم سمجھکر اوسکی اتباع سے ہاتھ اوٹھا دے ورنہ تھوڑے دنوں کے

بعد وہ سخت پچھتاے گا اور آخر اوسکی اتباع سے دست بردار ہو جائیگا۔

انشاء اللہ تعالے۔

اور قادیانی کا حضرت عیسے مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا تجویز کرنا نص

قرآن وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ سے انکار ہے اور اسمین آپنے نیچریون کی

تقلید کی ہے جو عیسائیون کے مقلد ہین تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی

تصدیق کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ایساہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قران کا انکار کرنا ہے۔ اور اونکی تاویلات مین نیچریون کا اتباع ہے۔ اس بات مین قادیانی کا **قانون قدرت** سے استشہاد کرنا ہی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالے کی قدرت کا قانون نہین ہوسکتا اور اوسکی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ مین محدود نہین ہوسکتی۔ اسباب کا قادیانی خود پہلے مقر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ اخیر مین اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہین حجۃ اللہ بالغہ مین ہے

> اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین اھ
> (حجۃ اللہ البالغہ ص)

کہ صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثون کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفون تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثون کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر انکا اتفاق ہے کہ جو شخص انکے شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بہی گمراہی ہے غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہین چنانچہ شرح عقاید نسفی مین صفحہ ۴۵ ہے کہ

> والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشئ عند اہل الحق ۔ ۔ + + + +

الہام جسکی تفسیر یہ ہے کہ کسیکے دلمین بطور فیض کچھ القا ہو اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت شے کے علم و معرفت کا

[illegible] تو پہر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے وہ خود اپنی صحت وقبولیت مین توافق قرآن وحدیث کا محتاج ہے۔

اور **قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت** اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت مین مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی مفسر ہے۔ اور اوس کے اجمال کی مبین۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۶ مین باب السنۃ قاضیۃ علے کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اوسکے مین ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پہر بعینہٖ یہ قول امام یحیٰی ابن کثیر سے نقل کیا ہے۔ اور اوسکے صفحہ ۲۸ مین حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جنکی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کرینگے تم اونکو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہین۔

عن عمر بن الخطاب قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القراٰن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ

اور امام **شعرانی** نے منہج مین کہا ہے کہ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلفہ کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

اجمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ

اور **قادیانی کا اپنے اتباع** کو مدار نجات ٹہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بہی **سخت گمراہی** ہے اور اسمین بہی اوسکا اپنے حق مین دربردہ نبوت کا دعوے ہے کیونکہ یہ دعوی صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہین دوسرون کو ولی کیون نہون اپنی نجات وحسن خاتمہ کا یقین نہین ہے تو وہ دوسرون کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہین۔

سنت یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنیوالی ہے۔

صحیح بخاری مین اکابر صحابہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے

قال ابن ابي مليكة ادركت ثلثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كلهم يخاف النفاق على نفسه۔ (صحيح بخاری ص)

چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اسونے کہا مین نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق مین نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔ اور مشکوۃ مین حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ مین جاتے تو اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑھی تر ہو جاتی اسی نظر سے علماے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہئے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳۷ مین ہے خدا کے مواخذہ سے بیخوف ہوجانا کفر ہے۔

والامن من الله تعالى كفر لانه لا يأمن مكر الله الا القوم الخاسرون. لا يبلغ الولي درجة الانبياء لان الانبياء معصومون مامونون من سوء الخاتمة (شرح عقائد) ورسول الله صلى الله عليه وسلم مات على الايمان وليس هذا في اصل شارح تعرض لهذا الميدان لكونه ظاهرا في معرض البيان ولا يحتاج ذكره لعلوه في هذا الشأن ولعل مرام الامام على تقدير صحة ورود هذا الكلام انه صلى الله عليه وسلم من حيث كونه نبيا من الانبياء وهم كلهم معصومون عن الكفر في الابتداء والانتهاء نعتقد انه مات على الايمان واما غيره من الاولياء والعلماء والاصفياء بالاعيان فلا نجزم بموتهم على الايمان وان ظهر منهم خوارق العادات وكمال الحالات وجمال انواع الطاعات

قرآن مین ارشاد ہے خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہین جو خسارہ مین ہین اور اسکے صفحہ ۲۳۱ مین ہے کہ ولی انبیاء کے درجہ کو نہین پہونچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے بامن ہوتے ہین۔

اور **شرح فقہ اکبر** مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اس مسئلہ کا بیان اس مقام مین اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرتؐ چونکہ نبی ہین اور نبی

[illegible] الايمان وهو مستور
عن [illegible] الناس ولهذا كانت العشرة
المبشرة وامثالهم خائفين من
عذاب احوالهم وسوء اعمالهم في مآلهم
(شرح فقه اكبر)

سب کے سب ابتداء عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہین۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہین کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہی اُنکے سوا اور ولیون کے ایمان پر خاتمہ ہونیکا ہم یقین نہین کر سکتے اگرچہ اُنسے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہون کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ اُنکا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگون پر مخفی رہتا ہے اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور اونکی امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔ اب جب اکابر اولیا کو یہ دعوی نہین پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد واقوال کے ساتھ اوسکا ولی ہونا ممکن نہین ہے) یہ دعوی کب زیبا ہے۔

اور **قادیانی کا** یہہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے ان تمام صحابہ وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہین اور قیامت سے پہلے اون کے نزول کے معتقد ہین مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہین ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہمنے سوال سائل کے جواب کہا اور قادیانی کے حق مین فتوی دیا ہے وہ صحیح ہے۔ کتاب وسنت واقوال علماء اسکی صحت پر شاہد ہین اب مسلمانون کو چاہئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کرین اور اُس سے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہئے نہ اسکی صحبت اختیار کرین اور نہ اوسکو ابتداءً سلام کرین اور نہ اوسکو دعوت مسنون مین بلاوین اور نہ اوسکی دعوت قبول کرین اور نہ اوسکے پیچھے اقتدا کرین۔ اور نہ اوسکی نماز جنازہ پڑہین اگر انہین اعتقادات واقوال پر وہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین[۱]

تصدیق علماء دہلی و اکناف عرب و حیدرآباد و بنگال وغیرہ بلاد

حسبنا الله بس حفیظ الله

لاريب في ان القادياني الغبي الغوي ابتدع بدعة ضلالة وابرز في تحريراته سفاهة وجهالة وزاد في قلبه وعقيدته مرضا وضلالة قد حرف عن مواضعه الكلم والنصوص وانكر ما هو من ضروريات الدين فهو واتباعه من سرقة الدين واللصوص اني لا شك ان هذا من الدجالين الكذابين والشياطين الملاعين تاب الله عليه او ابتلاه بالعذاب المهين آمين يارب العلمين

اسمین شک نہین کہ قادیانی کجرو۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات مین حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد مین بیماری بڑہا ہے کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتونکا جو دین سے بداہتًا ثابت ہین انکار کیا ہے۔ وہ اور اوسکے جیسے دین کے چور ہین اور وہ دجالین کذابین اور ملعون شیاطین سے ہین۔ خدا اوسکو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب مین مبتلا کرے۔

محمد عبد الجبار عمرپوری مدرس الکوٹ

لاشك في ان من اعتقد ما بين في جواب المجيبين الذين صرحوا مطالب ذلك المعتقد فهو ملحد لان ذلك المعتقد منكر اكثر ما في الشرع وحكم مثل المنكر مما لا يخفى +

اسمین شک نہین کہ جو شخص ان باتون پر اعتقاد رکہے جو فتوے مین مذکور ہین۔ وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکہنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے۔ اور اوسکا حکم مخفی نہین ہے۔

کتبہ محمد حسن دہلوی کلکٹر ابیلہ دکن

---

[۱] یہ حضرت شیخ الکل کا قلم خود دستخط ہے۔

طريقة هذا الدجال طريقة ضالة يشهد على ردها النصوص وقد صاب من اجاب عفي الله عنه

اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اوسکا نصوص کو رد کرنا اسپر گواہ ہے

اس کے حق مین جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے ۔

اسحاق بن عبد الرحمن عونی

الجواب صحیح ۔ ترجمہ جواب صحیح ہے ۔

محمد بن حسن بن احمد عربی

كل الجواب صحيح لا ريب فيه ومن انكر فهو ملحد زنديق

جواب سب کا سب صحیح ہے اسمین کوئی شک نہین

جو اسکے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے ۔

ابو عبد الملک محمد عبد الرحمن

الحق لا يتجاوز عما في هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال

حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق مین ہے پھر حق چھوڑکر بجز باطل کیا ہوگا ۔

محمد سید ابو الحسن ١٣٠٠

سید محمد عبد السلام

هذا حكم صحيح لا ريب فيه

اس فتوے کا حکم صحیح ہے ۔ اسمین کوئی شک نہین

سید حامد شاہ پوری

من اعتقد ما في السؤال لا ريب فيه انه مضل ضال كذاب مفسد دجال ابليس في ردته وزندقته وكفره متماد [illegible] متعال ۔

جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مندرج ہے اسکی نسبت کوئی شک نہین کہ وہ خود گمراہ ہے اورون کو گمراہ کرنیوالا ۔ کذاب ہے فساد دین مین ڈالنیوالا ۔ اسکے جیسے مرتد ہونے اور کفر مین کوئی کمتر نہیں ۔ نہ [illegible] ۔

حررہ الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ الکنھوی الشاہپوری

اقول بتوفیق الله الوهاب انه لاریب فی صحة هذا الجواب وانه لاشك فی كفر هذا الكذاب	مین خداوہاب کی توفیق سے کہتا ہون کہ اس جواب کی صحت مین کوئی شک نہین اور نہ اس کذاب

قادیانی کے کفر مین شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہون اوسکے کفر مین کچھ شبہ نہین فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھہ اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین پٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے۔

عبد الکریم

محمد اکرام الله محمد ابو الحسنات یحیی محمد عارف الطاهر عفی عنہ محمد زکریا عفی عنہ ابو الفضل محمد عبد الرحمن

ابو الفضل محمد نصیر الله ابو عبدہ محمد عبد العزیز محمد میان ننھا خان خادم العلماء محمد عیسی ابو محمد عبد الوہاب علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگون کو فائدہ پہچایا۔ اور جواب کھرا دیا۔

ابو محمد ایوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیہ کی نظر سے گذر چکی تھی فی الحال یہ سوال وجواب سنا گیا بے شک مرزا قادیان اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اوسکے گمراہ ہین فقط

فقیر مسعود دھلوی

الجواب صحیح - یہ جواب صحیح ہے -

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لا شک انه الدجال - جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین ہے - وہ بلاشک دجال ہے -

فتح محمد تحیوری مدرس فتحپوری دہلی

ومن کان اعتقاده مخالفا لاهل السنة والجماعة فهو بلا ریب خارج عنهم سیما من کان اعتقاده مما هو فی هذا السوال مرقوم فهو قطعا زندیق و مرتد

جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت سے خارج ہو وہ بلاریب انکی جماعت سے خارج ہے اور خاصکر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مرقوم ہے وہ قطعا ویسا کافر و مرتد ہے -

محمد امان اللہ

ان کان هکذا فکذا

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال مین ہے تو اوسکا یہی حکم ہے جو جواب مین ہے کہ وہ دجال کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح - جواب صحیح ہے - اور مجیب رستگار -

محمد عثمان

حقیقت مین ایسا شخص منجملہ ان دجالون کے ایک جال گمر بڑا بھاری دجال بلکہ اسکا عم نفس ہے [illegible] خصوصیت ہے [illegible] کہ پنجاب مین کہ جہانکا ہیرو بڑا قابل ہے [illegible] کی [illegible] رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت بنا کے جاوے مذہب

بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد مین جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت مین ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جسکے سیکڑون پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود مین بھی آریہ مذہب پنجاب والون نے جلد قبول کیا۔

سب باتون سے قطع نظر کیجئے کہ اُن احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہین محض جاہلانہ جگر بندی ہے جیسا کہ دہری اند عام جہلا کیا کرتے ہین مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لیجاوین کہ مسیح ابن مریم سے یہہ مراد اور قتل خنزیر سے یہہ الخ تو پھر میان قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جسکو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اسکی مستحق ہین مگر معاذ اللہ انکو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام خدا کی پناہ کروہ ایمان ضائع کرکے مریدون کی ہان کا حلوا پوری اوڑاوین۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب مین موج زن رہیگا تو کوئی شبہ نہین کہ امروز فردا مین کوئی نبوت[1] کا مدعی بھی کھڑا ہو جاوے گا اور اسکے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھیگا اور قطعاً سیکڑون پنجابی سادہ لوح انکے بھی مرید ہو جاوین گے۔ معاذ اللہ اس جہل مرکب کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے آمین

ابو محمد عبد الحق
حقانی

علماء کانپور و علیگڈھ وغیرہ

جس شخص کے یہ عقائد اور مقالات ہین جو سوال مین مذکور ہوئے۔ وہ بیشک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ محمد عثمان

---

[1] مولوی عبد الحق صاحب اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک [illegible] نے نبوت کا دعوے کیا ہے؟

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکة علی وجه جاء بها النبی صلی الله علیه وسلم وینکر نزول جبرئیل علیه السلام ویقول ان الملائکة عبارة عن ارواح السیارات والنفوس الفلکیة ویقول ان لیلة القدر عبارة عن الزمان الظلمانی الذی ینقطع فیه البرکات السماویة ویقول نزول عیسی ابن مریم و رفعه الی السماء بجسده العنصری من المستحیلات ومن الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة ویقول ان سلسلة مطلق النبوة جاریة غیر منقطعة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم الی یوم القیامة ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعة المحمدیة لیس هو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود مثیله وهو انا الذی انزلنی الله فی القادیان وانا الذی نطقت به السنة والقرآن ویقول المراد بالدجال الذی نطقت به السنة منکری عقیدتی ویقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها وان الله تعالی لم یزل یبین مراده بالاستعارات والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات اعاذنا الله من کل ذلک فلا شبهة عندی فی کفره فهو کافر متعنت معاند للشریعة المحمدیة یرید ابطالها سود الله وجهه۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جسمیں برکات آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسےٰ کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنیکا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے اوس سے عیسےٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اوسکا مثیل یعنی میں مراد ہوں جسکو خدا نے قادیان میں اوتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اوسکے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسی ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکی ہیں۔ لہذہ میرے نزدیک اوس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے وہ کافر بد کردار شریعت محمدیہ کا مخالف۔ اوسکو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اوسکا منہ کالا کرے۔

محمد اسمعیل

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا ووفقنا لاجتنابه وانا العبد الکئیب المستغفر للذنب محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی۔

جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے اسمین شک نہین ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو انکا منکر ہو اوس کے کفر مین کوئی شک نہین۔ ای خدا تو ہمین حق کو حق کر کے دکھا اور اوسکی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھلا اور اوس سے اجتناب کی توفیق دے

مین ہون بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار
محمد ایوب ساکن کول

علماء بنارس و اعظم گڈہ وغیرہ

ہمنے رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہین دیکھے اور انمین وہ مقالات اور عقائد جو فتوے مین نقل کئے ہین پائے ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل اجماعًا اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔

حکیم محمد حسین بنارسی

مجھکو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

محمد عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔
محمد عبد المجید

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے
حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم

فقیر عبدالمجید القادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجکو اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

عبدالغفور ولی اللہ

بیشک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔

شہید الدین احمد

علماء ارہ و غازی پور و مہدانوان وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم۔

ابوالخیر محمد ضمیر الحق

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے - جواب باصواب ہے

الف حسین محمد اسمعیل

ہمنے جہانتک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے اون اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔

مین اس کے ساتھ پورا متفق ہون

وصیت علی ابو محمد ابراہیم

گر مسلمانی ہمین ست کہ مرزا دارد ٭ وای گر در پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے واللہ تعالے اعلم **عبد الغفار**

مین نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد ومقالات کو اوسکی اصل تصانیف مین بھی دیکھا میری رائے مین وہ ضرور ان عقائد ومقالات کی نظر سے دجال وکذاب ہے، اور مذہبی اسلام واہل سنت سے خارج ہے۔ کتبہ **محمد عبد اللہ غازی پوری**

مین بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ظاہر کرتا ہون۔

ابو عبد الروح ادریس

علماء رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين من اهل الفساد هو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنيفية السمحة البيضاء وهو ذو الجلال والاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا في اياتهم فبعث فيهم رسولا منهم بمعجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضح لهم سبل السلام باوضح البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية وفازوا باتباعه معالم السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب على رسوله فكانوا لجهنم حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المومنين اعزة على الكافرين

سب تعریفون کا خدا تعالی مستحق ہے۔ جو تمام بندون پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتون سے محافظ۔ وہ جسنے لوگون کو فطرت اسلام پر پیدا کیا۔ اور دین یکسو۔ آسان۔ روشن (اسلام) انکی جبلت مین رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے۔ تو خدا تعالے نے انہی مین سے ایک رسول معجزون کے ساتھ انہین بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد۔ اور ارکان بنا دیئے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیئے۔ جسکی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی

فنصروا الحق وحاربوهم وجادلوهم فكب المفترون على مناخرهم خاسرين منهم الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوفق الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق لتشويش مسالكهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا بنيانهم وما اسسوا ومحوا عن صفحات الدهر اباطيلهم ومما تفسوا المرتالى الذى يدعى انه المسيح الموعود نزوله مما تفوه من المفتريات التى يابى الله عنها ورسوله كيف اجترى على ذالك وتبوء مقعده من النار والنصوص فى الباب واضح ليس فيها من الاسرار فان الاحاديث الواردة فى نزول المسيح بعضها البعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا يرى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفى بعضها عيسى بن مريم وفى بعضها ابن مريم فقط وفى بعضها عيسى انبى الله وفى بعضها جملة وامامكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلاق المسيح على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود والتصريحات يا للعجب من اجتراء شرار الخلق الذى يضل الناس فى حلية اهل الصلاح والحق شمر ذيله ومن شمر عن ساق جده فى ابطال مزخرفاته وشد مئزره لازالة ترهاته

سو وہ سعادت کو پہنچے۔ پہر بعض لوگ دین سے پہر گئے اور خدا پر جہوٹ باندہنے لگے۔ اور رسول خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایندہن بنے۔ تو خدا نے ایسے لوگون کو پیدا کیا جو مومنون کے آگے جہک جانیوالے۔ اور کافرون پر غالب آنے والے تہے وہ حق کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدون مفترون سے لڑے۔ اور جہگڑے۔ وہ مفتری اوندہی کرکے ناک کے بل گرائے گئے۔ اور خسارہ مین پڑے۔ انہین سے ایسے لوگ بہی ہوئے جو خدا کے کلام کی اسکے ٹہکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہین۔ بعد اسکے کہ وہ کلام ان معانی مین ثابت ومتحقق ہو چکا تہا سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندون سے ایسے لوگون کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہین ان محرفین کی باتون کو پراگندہ کرنے اور انکی کمربند توڑنے کی توفیق دی پس اِن حقانیون نے انکی بیخ وبنیاد اکہاڑ دی اور صفحہ روزگار سے انکی باطل باتین مٹا دین۔

اُن محرفین مین سے تمنے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونیکا مدعی ہے نہین دیکہا اور اسکی جہوٹی باتون کو جنسے خدا اور اسکے رسول اپنی کلام مین انکاری ہین نہین سنا اسنے اس خدا پر کیونکر جرات کی اور اپنے لئے آگ مین جگہ بنائی۔ مسیح موعود کے باب مین جو نصوص اور احادیث

فانه اتی بشئ عجیب لا یدرکه الا المدرب اللبیب وجاهده مجاهدة اللسان وشوش مسلکه بالقلم والبیان وتعدله کل مرصد حتی انجره وانهزم عدو الله وهرب عن کل مشهد جزاه الله عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وفتح علیه البرکات بکرة وعشا وانا العبد المفتقر عبد العزیز

دار رہین وہ تو حضرت عیسی بن مریم کے حق مین روشن بیان ہین۔ جنمین کوئی پوشیدگی نہین ہے۔

احادیث جو اس باب مین وارد ہین وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہین۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث مین تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہین دیکھتا کہ بعض احادیث مین لفظ مسیح وارد ہے بعض مین عیسے بن مریم۔ بعض مین ابن مریم۔ بعض مین عیسی نبی اللہ۔ بعض مین یہ جملہ وارد ہے۔ کہ حضرت مسیح ایسے حال مین آئینگے کہ اسوقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدون اور بیانات احادیث کے کوئی معنے نہین ہین

اس بدبین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقراء اور اہل صلاح کا لباس پہنکر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے جو شخص اسکی ملمع سازیون کے ابطال کے لئے پنڈلی کھولکر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اسکی یہ نیکی خدا ہی کے لئے ہے وہ اسکے جواب مین ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اسکی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہین سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اسکی باتون کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات مین اسکے مقابلہ کے لئے جما ہوا ہے یہانتک کہ اسکو مسلمانون سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالے ایسے مخلص کو ہم سب مسلمانون کیطرف سے جزا خیر دیوے اور صبح و شام اسپر اپنی برکات نازل کرے۔ عبد العزیز رحیم آبادی

هکذا اقول فیه واعتقادی وبه اثق وعلیه اعتمادی۔ عبد الرحیم رحیم آبادی

علماء بھوپال وعرب وغیرہ

اسلام خصوصا مذہب اہل سنت مین یہ عقائد و مقالات داخل نہین ہین مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین مین داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات مین پیروان وہم مشربون کو ذریات دجال کہہ سکتے ہین اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعا اور عقلا ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہین ہو سکتا ہے دلیل اسکی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواه مسلم)

کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین کہینگے جو نہ تمنے سنین ہونگی نہ تمہارے بزرگون نے سو ان سے بچے رہنا وہ تمکو گمراہ نکر دین اور بہکا نہ دین۔

م [illegible] قادیانی [illegible] قول و اعتقاد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah.